ĪQĀN -Vol: 04, Issue: 01, Dec-2021
DOI.10.36755/iqan146.2021,PP: 68-75

OPEN ACCESS
Name
3336-2617pISSN:
3700-2617eISSN:
www.iqan.com.pk

پاکستان میں اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات سے متعلق تصنیفی و تحقیقی کام: نمایاں رجحانات کا مطالعہ

Scholarly and Research Work related to the Responsibilities and Authorities of the Islamic State in Pakistan : A Study of Prominent Trends

* ***Shahid Ishaq*** < *shahid_ishaq50@hotmail.com*>
PhD, Research Scholar,Department of Islamic studies, National University of Modern Languages, Islamabad
* ***Dr. Muhammad Riaz Mehmood*** < *riaz.mahmood@numl.edu.pk* >
Associate Professor,Department of Islamic studies, National University of Modern Languages, Islamabad

Version of Record
Received: 25-Sep-21; **Accepted** :01-Nov-21; **Online/Print**: 31-Dec-21

ABSTRACT
Pakistan is an Islamic ideological state, which is why valuable scholarly and research work has been done in this country on the characteristics, reponsibilities and authorities of the Islamic state. Many books, research articles and theses on the ideological, social, economic and constitutional aspects of the Islamic state have come to light. Strengthening the Islamic state in Pakistan requires further intellectual and research work on the Islamic state. The article under review analyzes the reponsibilities and authorities of the Islamic state regarding the implementation of religious commandments and teachings.

Keywords*: Authorities, Islamic State, Pakistan, Religious Commandments, Reponsibilities, Research Theses.*

تعارف:

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلامی ریاست کی خصوصیات، فرائض اور اختیارات سے متعلق اس ملک میں بیش قیمت علمی و تحقیقی کام کیا گیا ہے۔ اسلامی ریاست کے نظریاتی، سماجی، معاشی اور آئینی پہلوؤں پر مشتمل بہت سی کتب، تحقیقی مقالات اور مضامین منظر عام پر آ چکے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں احکام کی تنفیذ سے متعلق اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مملکت خدا داد پاکستان کو عملی اور حقیقی اسلامی ریاست بنانے کے لیے روزِ اول سے ہی مختلف اہل علم اور ارباب اختیار کی طرف سے کوششیں ہوتی رہیں ہیں جس کا پہلا مظہر وہ مسودہ ہے جو قرار داد مقاصد کی شکل میں مختلف اہل علم نے جمع کر کے مرتب کیا۔ اس مسودہ کی تیاری میں صرف پاکستان سے اہل علم، ممتاز ماہر آئین و قانون اور دانشور حضرات نے ہی کوششیں نہیں کیں بلکہ بیرون پاکستان سے بھی اہل علم حضرات نے اس کام میں اپنا حصہ ڈالا جیسا کہ ہندوستان سے سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اسد کو فرانس سے مستقل طور پر اسی کام کے لیے بلایا گیا۔ اس مسودہ کے بنیادی نکات میں پاکستان کی حکومت کے طرز عمل اور اس کے طریقہ کار کی وضاحت کی گئی اور آئندہ ادوار میں اس پر مزید تفصیلی کام ہوا۔ دستور کی رو سے پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار پایا اور حکومت پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ وہ تمام ایسے ضروری اقدامات کرے جن سے پاکستان کے مسلمان اپنے نظام زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال سکیں۔ اس ضمن میں ریاست کے فرائض واختیارت کے حوالہ سے پاکستانی محققین نے مختلف جہات سے کام کیا اس مقالہ تحقیق کا بنیادی مقصد ان رجحانات کو متعارف کروانا ہے جو اس علمی و تحقیقی کام کے دوران سامنے آتے رہے، جیسے اعتقادی اور نظریاتی پہلوؤں پر مشتمل رجحان ہے یعنی اختیار اور اقتدار رب تعالیٰ کا ہو گا یا اعتقاد کی بنیاد خالص مذہبی طرز پہ ہو گی، اسی طرح معاشرتی اور عائلی پہلوؤں پر مشتمل رجحان سامنے آیا جس میں ان مسائل پر بالتفصیل کام ہوا۔ فیلڈ مارشل جنرل محمد ایوب خان کے زمانہ میں اس کی تدوین ہوئی اور ڈاکٹر فضل الرحمان کی سر کردگی میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ نے اس پر کام کیا۔ اس سے پہلے محمد علی بوگرہ کے زمانے میں مولانا عبد الماجد دریاآبادی اور ان کے رفقاء کو اسلامی ریاست کی تشکیل کے طریقہ کار کو واضح کرنے کی درخواست کی گئی۔

اسی طرح اسلامی ریاست کے معاشی پہلوؤں پر مشتمل رجحان بھی سامنے آیا اور اس پہلو پر بھی بہت علمی کاوشیں ہوئیں جنرل ایوب دور کے اخیر میں متعدد اہل علم کو جمع کیا گیا اور کچھ تجاویز مرتب کی گئیں وسیع تر اسلامی و مسلم مفاد کے تحت قائم کی جانے والی اسلامی ممالک کی تنظیم OIC نے اس ضمن میں کام کروایا اور اسی وقت فیصل اسلامی بینک اور اسی طرح کی کچھ کوششیں مضاربت کی بنیاد پر ہوئیں پھر اس معاشی رجحان کی ترویج اور ترقی میں مزید بہت سی کاوشیں انقلاب روس کے اثرات سے ہم تک پہنچیں۔

جس نے ایک نئے رجحان کو جنم دیا اور اسلام میں اشتراکیت کی پیوند کاری ہوئی اور اس پر مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے "بصائر وعبر" اور مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے "دستور جمعیت" اور مفتی رشید احمد نے "احسن الفتاویٰ" میں کام کیا اور "اسلامی معاشیات" کے عنوان سے ایک مسودہ حال ہی میں شائع ہوا ہے پھر اس معاشی تسلسل کو مذہبی بنیاد میں مستحکم اور استوار کرنے کے لیے جنرل ضیاء الحق کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں آیا جس کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی ریاست اور اس کے احکام کی تنفیذ اور طریقہ کار پہ کام کرنا تھا اس کے زیر اہتمام متعدد اہل علم اور محققین نے کام کیا۔ اسی سلسلہ کی ایک کوشش اسلامی بینکاری اور اس کی حدود کی تعین میں ہے۔ جس میں بجا طور پہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان ساری اسلامی ریاستوں میں ایک نمایاں مقام پر پہنچا ہے۔ اسلامی معاشی اصولوں پر ایک بڑا ذخیرہ پروفیسر خورشید احمد کا "ترقیاتی پالیسی کی اسلامی تشکیل" کے عنوان سے ہے اور پھر مفتی تقی عثمانی نے اس کام میں حصہ لیا اور اسلامی معاشی نظام، مضاربت، اجارہ، سود پہ تاریخی فیصلہ، مروجہ بینکاری، غیر سودی بینکاری اور دسیوں کتابیں اور تحقیقی مقالات اس ضمن میں تحریر کیے۔ اسی طرح ایک رجحان

ریاست کے آئینی و قانونی پہلوؤں پر مشتمل بھی سامنے آیا۔ چونکہ انصاف کی فراہمی ہی کسی معاشرہ کو مضبوط اور توانا کرداروں تک پہنچاتی ہے اس لئے اہل علم نے اس نزاکت کو سمجھا اور عدالتی و قانونی پہلوؤں پر مستقل کام کی نئی نئی جہات واضح کیں اس میں ایک سلسلہ جسٹس تنزیل الرحمان کی سربراہی و تحقیق میں " مجموعہ قوانین اسلام " کے نام سے مدون ہوا ایسے ہی اسلامی نظریاتی کونسل نے اس پہ متعدد مقالات اور تحریریں شائع کروائیں۔ ضیاء الحق کے دور میں جب اسلامی حدود اور قصاص کے اجراء کی بات چلی تو رجم کی شرعی سزا اور شرعی حیثیت نیز دیگر حدود پر تفصیلی کام ہوا اور اسی بنیاد پہ اسلامی شرعی عدالت کا قیام ہوا جس کے تحت پیر محمد کرم شاہ الازھری اور مفتی تقی عثمانی کے عدالتی فیصلے شائع ہوئے نیز قضاء و تحکیم پہ سرحد و بلوچستان میں بھی کام ہوا اور اسی نام سے کتابیں تحریر ہوئیں نیز ریاست قلات میں قاضی شمس الحق افغانی کے فیصلوں اور تحریرات میں بھی اسلامی قوانین اور عدالتی نظام کی وضاحت آئی ہے۔ پاکستان میں اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات اور ان سے جڑے دیگر پہلوؤں سے متعلق مختلف علمی رجحانات کا مطالعہ مذہب اور سیاست سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی ایک اہم ضرورت ہے اس علمی و فکری ضرورت کی تکمیل کے پیش نظر مضمون ہذا کی تشکیل کی گئی ہے۔

پاکستان میں اسلامی ریاست کی تدوین سے متعلق رجحانات:

پاکستان میں اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات سے متعلق ہونے والے علمی کام کے مطالعہ سے مختلف رجحانات سامنے آئے ان میں پہلا رجحان اسلامی ریاست کے اعتقادی و نظریاتی پہلوؤں پر مشتمل ہے دوسرا رجحان اسلامی ریاست کے معاشرتی پہلوؤں پر مشتمل ہے تیسرا رجحان اسلامی ریاست کے معاشی پہلوؤں پر مشتمل ہے اور چوتھا رجحان ریاست کے آئینی و قانونی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔اس مقالہ میں ان چاروں رجحانات کا تعارف پیش کرکے ہر رجحان پر لکھی جانے والی اردو اور عربی کتب و مقالہ جات کو جمع کیا گیا ہے نیز ان کتب پر جامع انداز میں تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے جس سے ان کتب کی متعلقہ رجحانات کے ساتھ مناسبت واضح ہو جاتی ہے۔

اسلامی ریاست کے اعتقادی و نظریاتی پہلوؤں پر مشتمل رجحان:

پہلا رجحان اعتقادی و نظریاتی پہلوؤں پر مشتمل ہے جس میں محققین نے پاکستان میں اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات کو ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے اور دو قومی نظریہ کوئی نیا نظریہ نہیں ہے بلکہ یہ نظریہ تاریخ کے اوراق میں زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ مختلف ادوار میں اسے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔ خصوصی طور الہامی مذاہب میں یہ حق و باطل کے پیروکاروں کی تقسیم کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے کیونکہ یہ ایک ابدی حقیقت ہے کہ نسل انسانی صرف ایک قوم ہے کیونکہ بنی نوع انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں لیکن ان کی جماعتی تقسیم اس کائنات کے فرمانروا کے نزدیک صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے صرف عقیدہ کی بنیاد پر دوسری تقسیم انسانوں کی اپنی نظریاتی بنیادوں پر مختلف قومیتوں میں کی ہوئی تقسیم ہے۔ جس نے کرہ ارض کو قوموں اور ملکوں میں بانٹ رکھا ہے۔اس تقسیم کی کوئی مدلل اور مستقل بنیادیں نہیں۔ یہ محض انسان کے لالچ، تنگ نظری، خود غرضی اور خاص طور پر ہوسِ اقتدار پر مبنی ہے اس کے لیے مختلف گروپوں اور قوموں کے سرکردہ لیڈروں اور بااختیار لوگوں نے اپنے اپنے زیر اثر عوام کو حاکمِ اعلیٰ اللہ تعالی اور اس کے نبیوں پر عقیدہ کو خاص طور پر نظر انداز کرکے اپنا اثر اور اقتدار قائم رکھنے کے لئے، خاندانی وراثت، رنگ، نسل، زبان وغیرہ کو انسانی برادری کی مختلف قوموں اور ملکوں میں تقسیم کا ذریعہ بنایا ہے۔ بنی نوع انسان کی دو قوموں میں تقسیم انسانی نظریات پر مبنی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی کو اس کائنات کے حاکمِ اعلیٰ ماننے اور تسلیم کرکے اس پر عمل پیرا ہونے والے اور منکرین کی صورت میں یہ خود بخود اللہ تعالی کے طے

شدہ فرقوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی آمد اور انسان کو عطا کردہ اختیار اس تقسیم کے معاملہ کو خود بخود طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے حقیقی تفریق کی بنیاد وہ ایمان اور عقیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے احکامات پر اعتقاد رکھنے والوں کے ساتھ یقین نہ لانے والوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

" هُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّ مِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ "[1]

" اس نے تم سب کو پیدا کیا ہے تو تم میں سے کچھ کافر ہو گئے اور کچھ مومن "

اس فرمان الٰہی کے تحت نوعِ انسانی دو گروہوں میں بٹ گئی۔ قرآن مجید کی رو سے انسانوں کی تقسیم یا تفریق کا صرف یہی معیار ہے اور اس معیار کے مطابق دنیا میں دو ہی قومیں بستی ہیں۔ ایک اللہ اور اس کے احکامات کو ماننے والے اور دوسرے غیر مسلم یعنی کافر۔ قومیت کا یہ نظریہ دو قومی نظریہ کہلاتا ہے اور اس کی رو سے برصغیر کے باشندوں کو دو قومیں قرار دیا گیا یعنی ایک قوم مسلم اور دوسری غیر مسلم۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی، معاشی، معاشرتی اور تہذیبی اقدار جدا جدا ہیں اس لیے مسلمانوں نے اپنے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا جس کی بنیاد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر رکھی گئی یعنی ایسی ریاست جس کی بنیاد حاکمیت الٰہی پر ہو گی اور اس میں اسلامی عقائد و احکامات کی تنفیذ ہو گی۔ اس ضمن میں پاکستانی محققین نے ریاست کی اعتقادی اور نظریاتی تدوین پر بہت علمی کام کیا۔ ان محققین میں ڈاکٹر نثار احمد بھی ہیں جنھوں نے "عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو و ارتقا" کے عنوان سے کتاب لکھی۔ اس میں بیان کیا کہ:

> "آپ ﷺ نے معاشرہ کی اصلاح اور تعمیر نو کے لئے سب سے پہلے عقائد کی تعلیم دی اور یہ عقائد اسلامی ریاست کی فکری بنیاد ہیں۔ یہی وہ عقائد ہیں جنھوں نے لوگوں کے دلوں کو اور ان کے ذہنوں کو بدلا جس سے ان کے رسم و رواج اور عادات بدلے، آپس میں ہم آہنگی پیدا ہوئی اور دلوں کے جڑنے سے ایک اجتماعیت کی شکل پیدا ہوئی جس نے بالآخر ریاست کو جنم دیا۔ اور پھر ان عقائد کو جو ریاست کی فکری بنیادیں ہیں تفصیل سے بیان کیا۔ ڈاکٹر نثار احمد کی یہ کتاب مقدمہ، 5 ابواب اور اختتامیہ، کتابیات اور اشاریہ پر مشتمل ہے جس کے 508 صفحات ہیں۔ پہلے باب میں بعثت نبوی ﷺ کے وقت دنیا کے سیاسی نظام کو ذکر کیا ہے دوسرا باب تاسیس ریاست کے عنوان سے ہے جس میں ریاست کی فکری بنیادوں کو ذکر کیا ہے۔ جن میں اللہ پر، فرشتوں پر، رسولوں پر، آسمانی کتابوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان کا ذکر ہے۔ اس کے بعد معاشرہ کی تشکیل و تنظیم پر روشنی ڈالی ہے۔ تیسرا باب توسیع ریاست کے عنوان سے ہے جس میں 1 ہجری سے 11 ہجری تک کے واقعات کو ذکر کیا ہے۔ چوتھے باب میں استحکام ریاست کے دوادوار ذکر کیے ہیں۔ پانچویں باب میں انتظام ریاست کو ذکر کیا ہے کہ ریاست کا نظم و نسق کن بنیادوں پر قائم تھا اور اس کے مختلف انتظامی ادارات کی نوعیت، طریقہ کار، مقاصد اور کارگردگی کیا رہی ہے"[2]

اس طرح یہ کتاب اسلامی ریاست کے فرائض و اختیارات کے اعتقادی و نظری پہلو کا خوب احاطہ کرتی ہے۔ اسی طرح سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب "اسلامی ریاست: فلسفہ، نظام کار اور اصول حکمرانی[3]" کے عنوان سے ہے۔ اس کے حصہ اول میں اسلام کے فلسفہ سیاست کو بیان کیا ہے اور اس کے ذیل میں باب اول دین و سیاست کے عنوان سے ذکر کیا ہے جس میں مذہب کا اسلامی تصور، اسلامی ریاست کیوں، اسلام اور اقتدار، دین و سیاست کی تفریق کا باطل نظریہ، تفریق

---

[1] التغابن: 2

[2] عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشو و ارتقاء: ڈاکٹر نثار احمد، اشاعت: 2008، نشریات، اردو بازار، لاہور۔

[3] اسلامی ریاست: فلسفہ، نظام کار اور اصول حکمرانی: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، اسلامک پبلیکیشنز، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور، طبع، اگست 1998۔

دین وسیاست کا دفاع اور اس کا جائزہ پیش کیا ہے۔ باب دوم میں اسلام کا سیاسی نظریہ بیان کیا ہے۔ باب سوم میں قرآن کا فلسفہ سیاست، باب چہارم میں معنی خلافت اور باب پنجم میں اسلامی تصور قومیت کو بیان کیا ہے۔

حصہ دوم میں اسلامی نظم مملکت : اصول اور نظام کار کو واضح کیا ہے، جس میں اسلامی ریاست کی بنیادوں کے ضمن میں عقائد و نظریات پر تفصیلی بحث کی ہے۔اسی طرح "اسلامی ریاست کے بنیادی اصول" جاوید احمد غامدی کا مضمون ہے جو مولانا امین احسن اصلاحی کی کتاب " جدید اسلامی ریاست میں قانون سازی اور مسائل" کا ایک اقتباس ہے۔اس میں سب سے پہلے یہ ذکر کیا ہے کہ حاکمیت اللہ تعالی کی ہے یعنی زمین میں اصلی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ یہی بنیادی حقیقت ہے جس پر ایک اسلامی ریاست قائم ہوتی ہے۔اس کے بعد اولامر کی حثیت کو ذکر کیا پھر جمہور کی حیثیت کو ذکر کیا ہے اور دور رسالت میں شورائی نظام قانون سازی کی تاسیس اور صحابہ اور خلفائے راشدین کے دور میں شوریٰ کے نظام پر بحث کی ہے۔اس پہلو پر مزید بہت سے مضامین شائع ہوئے :

1. "اسلامی فلاحی ریاست کی بنیادیں (سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں خصوصی مطالعہ)" حافظ جاوید احمد، حافظ عرفان اللہ Abhath رسالہ میں 2019ء میں شائع ہوا۔
2. "اسلامی تصور ریاست اور غیر اسلامی نظریہ ریاست کا تقابلی جائزہ" پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالعلی اچکزئی، راحۃالقلوب رسالہ میں 2017ء میں شائع ہوا۔
3. "اسلامی ریاست میں اقتدار اعلیٰ کا تصور" سلیم طارق خان، فکر و نظر میں 1980ء میں شائع ہوا۔

اسلامی ریاست کے معاشرتی پہلوؤں پر مشتمل رجحان:

دوسرا رجحان اسلامی ریاست کے معاشرتی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔اس میں محققین ریاست کے فرائض واختیارات کے معاشرتی پہلوؤں کو ذکر کرتے ہیں۔ان میں ڈاکٹر حمید اللہ کی کتاب "اسلامی ریاست عہد رسالت کے طرز عمل سے استشہاد[1]" نمایاں کتاب ہے۔یہ کتاب تعارف کے بعد 7 ابواب پر مشتمل ہے جس کے 172 صفحات ہیں۔پہلا باب مملکت اور نظم و نسق کے عنوان سے ہے۔دوسرے باب میں نظام مالیہ و تقویم پر روشنی ڈالی ہے۔اس کے بعد نظام تشریع وعدلیہ، دفاعی نظام اور غزوات، نظام تعلیم اور سرپرستی علوم، تبلیغ اسلام اور قانون بین الممالک کو ذکر کیا ہے۔اسی طرح "اسلامی ریاست میں عوام کے حقوق وفرائض" کے عنوان سے محمد وسیم یاسین کا مضمون ہے۔اس میں انھوں نے ریاست کی تعریف، اس کی ضرورت کو ذکر کرنے کے بعد اسلامی ریاست کی تعریف اور اس کے مقصد پر روشنی ڈالی ہے۔پھر اسلامی ریاست میں عوام کے حقوق کو ذکر کیا ہے جن میں جان ومال اور عزت کی حفاظت، قانونی مساوات کا حق اور اس کا تحفظ، معاشرتی مساوات کا حق، ضرورت مند کی کفالت اور بنیادی تعلیم کا حق شامل ہیں اس کے بعد اسلامی ریاست میں عوام کے فرائض کو ذکر کیا ہے۔ان میں اطاعت، وفاداری، خیر خواہی، تعاون اور جانی ومالی قربانی کا ذکر ہے۔اس پہلو پر بہت سے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوئے ہیں :

1. "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حق عبادت : شرعی جائزہ" محمد منشاء طیب، القلم رسالہ میں 2012ء میں شائع ہوا۔
2. "مسلم ریاست میں غیر مسلموں سے حسن تعلق کی اسلامی ہدایات : ایک تجزیاتی مطالعہ" منزہ حیات، پاکستان جنرل آف اسلامک ریسرچ میں 2021ء میں شائع ہوا۔
3. "اسلامی ریاست میں غیر مسلم رعایا کے حقوق اور ذمہ داریاں" سید حیدر شاہ، معارف مجلّہ تحقیق میں 2013ء میں شائع ہوا۔

[1] اسلامی ریاست : ڈاکٹر حمید اللہؒ، الفیصل ناشران، اشاعت : جنوری، 2005، اردو بازار، لاہور۔

4. "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اور مذہبی آزادی: فقہ السیرۃ کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ "ڈاکٹر محمد منشا طیب ، یاسر فاروق، جرنل آف ریلیجیئس سٹڈیز میں 2019ء میں شائع ہوا۔
5. "اسلامی ریاست میں عوام الناس کو نظم وضبط کا پابند کرنے کے لیے تعلیمات نبوی ﷺ مناہج" ڈاکٹر سیدہ سعدیہ، علمیات رسالہ میں 2017ء میں شائع ہوا۔
6. "اسلامی ریاست میں تصور قومیت اور بین الاقوامی تعلقات" ڈاکٹر مطلوب احمد، محمد انس گورائیہ ،القلم میں 2015 میں شائع ہوا
7. "اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق" ڈاکٹر سید علی رضا نقوی، فکر و نظر میں 1979ء میں شائع ہوا۔

اسلامی ریاست کے معاشی پہلوؤں پر مشتمل رجحان:

پاکستانی ریاست کے فرائض واختیارات کے معاشی پہلوؤں کے رجحان پر پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری کی کتاب "نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی[1]" ایک بنیادی کتاب ہے۔ یہ کتاب مقدمہ اور 9 ابواب پر مشتمل ہے۔اس کے 431 صفحات ہیں۔چونکہ مصنف موصوف قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہے اور گہرے مطالعہ کے حامل افراد میں سے تھے اس لئے انھوں نے اور بھی بہت سے کتابیں لکھی ہیں جن میں "اسلام کا اقتصادی نظام" حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی کتاب پر تبویب وتخریج کا کام کیا۔ مذکورہ کتاب "نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی" کے پہلے باب میں جاہلی عرب کا معاشی نظام ذکر کیا ہے جس میں قریش کے تجارتی اسفار ،نظام زر اور اوزان وغیرہ سے بحث کی ہے۔دوسرے باب میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے آغاز نبوت تک کے معاشی حالات کو ذکر کیا ہے۔اس باب کے تحت قریش کی تنگی معاش، حلف الفضول میں معاشی دفعات اور آپ ﷺ کے تجارتی اسفار جو مختلف علاقوں میں ہوئے ان کو ذکر کیا ہے۔ تیسرے باب میں بعثت سے ہجرت مدینہ تک کے معاشی حالات و واقعات کو ذکر کیا ہے۔چوتھے باب میں ہجرت کے وقت مدینہ منورہ کی معاشی حالت ذکر کی ہے۔پانچویں باب میں قیام مدینہ منورہ کے ابتدائی حالات ذکر کیے ہیں جن میں کلثوم ابن الہدم کی میزبانی، مسجد قبا کی تعمیر، فدک کی آمدن، مواخاۃ اور میثاق مدینہ کے معاشی فوائد ذکر کیے ہیں۔ چھٹے باب میں غزوات وسرایا کے معاشی پہلو کو ذکر کیا ہے جن میں قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ ، غنائم کی تفصیل اور خرید وفرخت میں سود سے بچنے کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ ساتویں باب میں رسول اللہ ﷺ کا مالیاتی نظام ذکر کیا ہے جن میں زکوۃ اور مصارف زکوۃ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ آٹھویں باب میں رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت معاشی حالات کو ذکر کیا ہے اور نویں باب میں رسول اللہ ﷺ کا معاشی اسوہ حسنہ ذکر کیا ہے۔اس پہلو پر بھی بہت سے علمی مضامین شائع کیے گئے ۔

"اسلامی ریاست کے اہم ذرائع آمدن" عمران الحق کلیانوی، معارف مجلّہ تحقیق میں 2013ء میں شائع ہوا۔

"اسلامی ریاست میں معاشی نظام کا تصور:

ڈاکٹر اسرار احمد کے افکار کی روشنی میں" صاحبزادہ باز محمد، غلام جیلانی، دی اسلامک شریعہ اینڈ لاء میں 2019ء میں شائع ہوا۔

"اسلامی فلاحی ریاست اور کفالۃ عامہ کا تصور: پاکستان کے تناظر میں" ڈاکٹر نسیم محمود، ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ، افکار 2018ء میں شائع ہوا:

1. "اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام" حافظ محمد وقاص ہاشمی، الثقافۃ الاسلامیہ ، 2015ء میں شائع ہوا۔

[1] نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی: پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری، اشاعت: 1992، ادارۃ العلوم، شیخ الہند اکیڈمی، کراچی۔

2. "اسلامی ریاست کی مالیاتی پالیسی" سعدیہ گلزار، الایام، 2014ء میں شائع ہوا۔

اسلامی ریاست کے آئینی و قانونی پہلوؤں پر مشتمل رجحان:

اس رجحان کے تحت بھی محققین نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اس ضمن میں سب سے نمایاں کا مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کی کتاب "اسلامی ریاست[1]" ہے۔ اس کتاب کو مصنف نے تقدیم کے بعد 5 حصوں میں تقسیم کیا ہے جس کے کل صفحات 388 ہیں۔ پہلے حصہ میں چند بنیادی مباحث کو ذکر کیا ہے جن میں سب سے پہلے ریاست کا اسلامی تصور ذکر کیا ہے اور اس کے ذیل میں خلافت اور امامت میں فرق، خلافت کے تضمنات، خلافت کے حقیقی اہل اور خلافت اور ایک عام ریاست میں فرق کو ذکر کیا ہے۔ پھر اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کو ذکر کیا ہے جن میں اللہ تعالی کی حاکمیت، اولوالامر کی حیثیت، جمہور کی حیثیت اور اسلامی نظام حکومت اور اس کے مقابلے میں دوسرے نظام ہائے حکومت ان کو ذکر کیا ہے پھر ان بنیادی مباحث میں خلافت کے لیے قرشیت کی شرط اور اسلامی قومیت کے عوامل وغیرہ ذکر کیے ہیں۔ دوسرا حصہ شہریت کے حقوق وفرائض کے عنوان سے ہے جس میں شہریت کی شرائط، غیر ملکی مسلمان اور حق شہریت، شہریت کے حقوق، شہریت کے فرائض اور عورتوں کے حقوق وفرائض ذکر کیے ہیں۔ تیسرا حصہ غیر مسلموں کے حقوق کے عنوان سے ہے جس کے ضمن میں غیر مسلموں سے متعلق دو بنیادی سوال، اہل صلح یا معاہد رعایا اور ان کے حقوق، ذمیوں کے حقوق، بعض غلط فہمیوں کا ازالہ، پاکستان کے غیر مسلموں کا شرعی حکم اور ان کے حقوق کو ذکر کیا ہے۔ چوتھا حصہ اطاعت کے شرائط وحدود کے عنوان سے ہے جن میں اسلامی نظام اطاعت اور طریق نبوت سے حکومت کے انحراف کی صورتیں وغیرہ ذکر کی ہیں۔ حصہ پنجم کارکنوں کی ذمہ داریاں اور ان کے اوصاف سے متعلق ہے جن میں مناصب کے متعلق اسلامی تصور، اسلامی حکومت کے امرا اور عمال میں کیا اوصاف مطلوب ہیں جیسے اپنا عمل دوسروں کے لیے نمونہ ہو، نرمی، بردباری اور فیاضی ہو، رعایا کی خبر گیری اور ان کے حال پہ شفقت، تمسک بالکتاب والسنہ، عمال کا احتساب، سرکاری مال کی حفاظت، امیر ومامور میں مساوات اور رشوت سے اور ہدیے، تحفے قبول کرنے سے احتراز ہو وغیرہ امور ذکر کیے ہیں اور اسی رجحان کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اس رجحان کے تحت درج ذیل علمی و تحقیقی مقالات شائع ہوئے:

1. "ریاست کا حق تکفیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تناظر میں" ڈاکٹر عمر محمود صدیقی، الثقافۃ الاسلامیہ، 2019 میں شائع ہوا۔
2. "اسلامی ریاست میں عوام الناس کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے اصول اور طریقے (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں)" ابو عمار محمد علیم معین الدین ہاشمی، 2017ء میں شائع ہوا۔
3. "اسلامی ریاست میں قومی قیادت کے راہنما اصول: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں" ڈاکٹر محمد افضل، ڈاکٹر محمد حبیب، افکار، 2017ء میں شائع ہوا۔
4. "اسلامی ریاست میں قانون سازی اور اجتہاد (روایت اور جدیدیت کے تناظر میں)" محمد ارشد، فکر و نظر، 2007ء میں شائع ہوا۔
5. "اسلامی ریاست میں منصب قضاء کا شرعی حکم" سید نظیر الحسن گیلانی، فکر و نظر، 1995ء میں شائع ہوا۔
6. "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حق عبادت: شرعی جائزہ" محمد منشاطیب، القلم، 2012ء میں شائع ہوا۔
7. "اسلامی ریاست میں قاضیوں کا احتساب" ڈاکٹر محمد ادریس لودھی، محمد اشرف، پشاور اسلامکس، 2012ء میں شائع ہوا۔

[1] اسلامی ریاست: مولانا امین احسن اصلاحی، دار التذکیر، اشاعت: 2006، رحمٰن مارکیٹ، لاہور۔

8. "اسلامی ریاست میں قومی قیادت (لیڈرشپ) کے راہنما اصول: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں" محمد عرفان، پیس، 2020ء میں شائع ہوا۔

9. "اسلامی ریاست میں سیاسی انتظامیہ کا تصور احتساب: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" ڈاکٹر فیض احمد فاروق، پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس لودھی، التبیین، 2021ء میں شائع ہوا۔

خلاصہ بحث:

اس تحقیقی مقالہ کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات کے ضمن میں کیے جانے والے علمی کام کے رجحانات کو متعارف کروانا تھا۔ اس مقالہ میں مختلف رجحانات پر تصنیف ہونے والی چند کتب اور مضامین کو منتخب کر کے ان کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے تاکہ ان اسالیب پر عصر حاضر کی ضرورت کے پیش نظر مزید علمی کام کیا جاسکے۔ اس تحقیق کے نتیجہ میں پاکستان میں اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات پر کیے جانے والے کام کے چار رجحانات سامنے آئے (اعتقادی و نظریاتی پہلو، معاشرتی پہلو، معاشی پہلو اور آئینی و قانونی پہلو) اسلامی ریاست کے فرائض واختیارات پر کیا جانا والا کام ان چاروں رجحانات پر مشتمل ہے، اس مقالہ سے قارئین کو اس عنوان پر کیے جانے والے سابقہ کام سے شناسائی ہو جاتی ہے اور اس طرح سامنے آنے والے رجحانات سے محققین کے لیے تحقیق کی نئی راہیں ہموار ہوتی ہیں کہ سابقہ تحقیق میں محققین نے کن پہلوؤں کا احاطہ نہیں کیا تاکہ مستقبل میں ان پہلوؤں پر مزید کام کیا جاسکے۔

@ 2021 by the author، this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)